

اسماء الحسنیٰ اور اسمِ اعظم

سورۃ اعراف میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: {وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا} [الاعراف (7:180)]
 ”اور اللہ کے لیے اچھے نام ہیں، سو تم {ہمیشہ} اس کو اچھے ناموں سے پکارو۔“

بخاری اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: {لَإِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِّائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ} (300)
 بے شک اللہ تعالیٰ کے نانوں {99} یعنی ایک کم سو {100} نام ہیں، جس نے ان کو محفوظ کر لیا {یعنی ان کو یاد کیا اور ان پر ایمان لایا} وہ جنت میں پہنچ گیا۔

بخاری اور مسلم شریف کی روایت میں اللہ تعالیٰ کے جن ناموں کا اجمالی تذکرہ ہے وہ روایت یہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰی تِسْعَةً وَتِسْعِينَ اسْمًا مِّائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ، الرَّحِيمُ، الْمَلِكُ، الْقُدُّوسُ، السَّلَامُ، الْمُؤْمِنُ، الْمُهَيَّمِنُ، الْعَزِيزُ، الْجَبَّارُ، الْمُتَكَبِّرُ، الْخَالِقُ، الْبَارِئُ، الْمُصَوِّرُ، الْغَفَّارُ، الْفَقَّارُ، الْفَقَّارُ، الْوَهَّابُ، الرَّزَّاقُ، الْفَتَّاحُ، الْعَلِيمُ، الْقَابِضُ، الْبَاسِطُ، الْخَافِضُ، الرَّافِعُ، الْمُعِزُّ، الْمُدِلُّ، السَّمِيعُ، الْبَصِيرُ، الْحَكَمُ، الْعَدْلُ، اللَّطِيفُ، الْخَبِيرُ، الْحَلِيمُ، الْعَظِيمُ، الْغَفُورُ، الشَّكُورُ، الْعَلِيُّ، الْكَبِيرُ، الْخَفِيزُ، الْمُقْبِيتُ، الْحَسِيدُ، الْجَلِيلُ، الْكَرِيمُ، الرَّقِيبُ، الْمُجِيبُ، الْوَاسِعُ، الْحَكِيمُ، الْوَدُودُ، الْمَجِيدُ، الْبَاعِثُ، الشَّهِيدُ، الْحَقُّ، الْوَكِيلُ، الْقَوِيُّ، الْمَتِينُ، الْوَلِيُّ، الْحَمِيدُ، الْمُحْصِي، الْمُبْدِي، الْمُعِينُ، الْمُحْيِي، الْمُمِيتُ، الْحَيُّ، الْقَيُّومُ، الْوَاحِدُ، الْوَاحِدُ، الصَّمَدُ، الْقَادِرُ، الْمُقْتَدِرُ، الْمُقَدِّمُ، الْمُؤَخِّرُ، الْأَوَّلُ، الْآخِرُ، الظَّاهِرُ، الْبَاطِنُ، الْوَلِيُّ، الْمُتَعَالَى، الْبَرُّ، الثَّوَابُ، الْمُنتَقِمُ، الْعَفْوُ، الرَّؤُوفُ، الْمَالِكُ الْمَلِكُ، ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، الْمُقْسِطُ، الْجَامِعُ، الْغَنِيُّ، الْمُغْنِي، الْمَنَاعُ، الضَّارُّ، النَّافِعُ، الثُّورُ، الْهَادِي، الْبَدِيعُ، الْبَاقِي، الْوَارِثُ، الرَّشِيدُ، الصَّبُورُ (301)

قرآن کریم میں اسماء الحسنیٰ اور صفاتِ خداوندی کو جگہ جگہ نہایت وضاحت اور شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، کیونکہ اس کے بغیر خالق کائنات کی معرفت حاصل نہیں ہو سکتی جو انسانوں کی اصلاح کے لیے سب سے زیادہ سودمند اور مفید چیز ہے۔ مثلاً جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ رَزَّاق ہے وہ اللہ تعالیٰ کو ماننے کے باوجود بہت سی چیزوں کو رَزَّاق سمجھنے لگتے ہیں۔ کوئی باپ کو، کوئی شوہر کو، کوئی بادشاہ کو رَزَّاق خیال کرتا ہے، تو کوئی کھیتی اور دکان کو رَزَّاق سمجھتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ شَدِيدُ الْعِقَاب بھی ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے کے باوجود جرائم پیشہ ہو جاتے ہیں اور گناہوں سے باز نہیں آتے، اور جو لوگ یہ نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ غَفُورٌ رَحِيمٌ اور اَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ہیں، وہ رحمتِ خداوندی سے ناامید اور مایوس ہو جاتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اتنے بڑے مجرم ہیں کہ ہماری ہر گز بخشش نہیں ہو سکتی پھر وہ بے لگام ہو جاتے ہیں۔ الغرض اسماء الحسنیٰ اور صفاتِ خداوندی کی معرفت کے بغیر انسانوں کی اصلاح اور نفوس کا تزکیہ نہیں ہو سکتا اس لیے صفاتِ خداوندی کا جاننا نہایت ضروری ہے۔

1۔ اسماء الحسنیٰ کو سمجھ کر یاد کرنا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کو ان اوصاف و کمالات کے ساتھ متصف جاننا اور ماننا چاہیے تاکہ ذات و صفات باری تعالیٰ کے بارے میں درست اور واضح عقیدہ قائم ہو جائے۔

2۔ اللہ تعالیٰ کا قرب و رضا حاصل کرنے کے لیے ان ناموں کا خوب ورد کرنا چاہیے۔ ان کے ورد سے انسان رذائل سے پاک اور فضائل سے آراستہ ہو جاتا ہے۔ اسے بے شمار دینی، دنیوی اور آخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق جو ان ناموں کو یاد کر لے گا جنت میں جائے گا۔

جنت کیا خوب ٹھکانہ ہے جہاں انسان کو دیدار الہی اور دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہوگا۔ جہاں اہل حق کا قرب نصیب ہو گا اور معرفت و قرب الہی پانے کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔

جدول اسماء الحسنیٰ

اسماء حسنیٰ	معانی	ابجد	ملفوظی	فطرت	عنصر	خواص اسماء
اللہ	اسم ذات ہے	66	260	جلالی	آتش	جملہ مقاصد کے لیے
الرحمن	اپنے فضل سے رحم فرمانے والا	298	408	جمالی	خاکی	فضل و رحمت کی درخواست کے لیے
الرحیم	رحمت سے اجر دینے والا	258	314	جمالی	خاکی	برائے فلاح دارین
المملک	بادشاہ مطلق	90	262	مشترک	خاکی	برائے قیام ملک
القدوس	جمع عیب و نقصان سے طاہر	170	349	جمالی	آبی	برائے صفائی باطن
السلام	سلامت رکھنے والا	131	392	جمالی	بادی	برائے شفا و مریض و سلامتی
المومن	بے خوف کرنے والا	136	299	جمالی	آتش	برائے تحفظ از اثر ارجن و انس
المہمین	جمع نہاں و آشکار کا شاہد	145	305	جمالی	آتش	برائے اطلاع و اسرار حقائق
العزیز	غالب، عزت دینے والا	94	160	جمالی	آتش	برائے عزت و وسعت رزق
الجبّار	غلبہ و جبر والا	206	370	جلالی	آتش	برائے امان و مغلوبی دشمن
المستکبر	اپنی بزرگی ظاہر کرنے والا	662	799	جلالی	خاکی	برائے بزرگی و دفع دشمنان
الخالق	پیدا کرنے والا	731	965	جلالی	خاکی	برائے نور قلب و استقرار جسم
الباری	صفت و خاصیت کا پیدا کر نیوالا	213	329	مشترک	آتش	برائے سکون و قبر و طلب حقیقت
المصور	صورت نقش کرنے والا	336	400	جمالی	آتش	برائے زین عقیقہ
الغفار	بخشنے والا	1281	1455	جمالی	آتش	برائے مغفرت و عفو گناہاں
القہار	مصلحت سے قہر نازل کر نیوالا	306	501	جلالی	خاکی	برائے ترک دنیا و مقہور کی دشمنان
الوہاب	بے غرض بخشنے والا	14	135	جمالی	آتش	برائے توسیع رزق و حصول مقاصد
الرزاق	رزق دینے والا	308	503	جمالی	آتش	برائے توسیع رزق
الفتاح	ہر کار بستہ کھولنے والا	489	605	جلالی	آتش	برائے انشراح قلب و فتوح کارہا
العلیم	ہر شے سے باخبر	150	303	جمالی	خاکی	برائے حصول معرفت و انکشاف امور

اسماء حسنیٰ	معانی	ابجد	ملفوظی	فطرت	عنصر	خواص اسماء
القابض	حکمت کے سبب تنگی کرنا والا	903	1101	جلالی	بادی	برائے تحفظ دشمنان و دفع اعداء
الباسط	رزق کھولنے والا	72	246	جمالی	بادی	برائے وسعت رزق
الرافع	رفعت دینے والا	351	525	جمالی	بادی	برائے رفعت و تونگری
الخافض	پست کرنے والا	1481	1600	جلالی	آتش	برائے دفع اعداء
المُعِزّ	عزت دینے والا	117	229	جمالی	خاکی	برائے عزّت و ہیبت
المذل	ظالم کو ذلیل کرنے والا	770	892	جلالی	آتش	برائے تذلیل دشمنان
السمیع	سننے والا	180	352	جمالی	آتش	برائے استجاب دعا
البصیر	دیکھنے والا	302	313	جمالی	خاکی	برائے بصارت قلب و حصول عنایاتِ خدا
الحکیم	صاحب حکمت	78	213	جلالی	آتش	برائے فراخی رزق
العدل	انصاف کرنے والا	104	236	مشترک	آتش	برائے خلاصی از شر ظالمان
اللطیف	پاکیزہ اور مہربان	129	176	جمالی	آتش	برائے دفع شدّت و سختی
الخبیر	ہر پنہاں اور آشکار سے باخبر	812	820	جمالی	آتش	برائے اطلاع اسرار پوشیدہ
الرقیب	ہر چیز کا حال دیکھنے والا	312	399	جمالی	آتش	برائے دفع دشمن قوی
الحلیم	بردبار	88	183	جمالی	آبی	دفع غضب و جور و تسخیر خلق
المُجِیب	دعا کا قبول کرنے والا	55	159	جمالی	بادی	برائے قبولیت دعا
الواسع	وسعت دینے والا	137	374	جمالی	آتش	برائے وسعت رزق و فتوح کارہا
الحکم	مضبوط اور درست گفتگو والا	68	201	جمالی	خاکی	برائے حکومت و اجرائے حکم
الودود	نیکیوں کا دوست	20	96	جمالی	آتش	برائے اُلفت و محبت
العظیم	بزرگ تر	1020	1134	مشترک	آبی	برائے عظمت و بزرگی
الغفور	بخشنے والا	1286	1257	جمالی	خاکی	برائے دفع وسواس و عفو گناہان
الشکور	نیکیوں کا شکر قبول کرنا والا	526	676	جمالی	خاکی	برائے شفا امراض
العلی	سب سے بزرگ	110	213	جمالی	خاکی	برائے علو مراتب
الکبیر	سب سے بڑا	232	319	جمالی	آتش	برائے عزت و بزرگی و بدبہ
الحفیظ	نگہبان	998	1006	جمالی	خاکی	برائے تحفظ از آسیب و جتہ و دشمنان
المقیت	قوت دینے والا	550	685	جمالی	آتش	برائے صبر بر جوع و دفع شدائد
الحسیب	حساب کرنے والا	80	146	مشترک	آتش	برائے امان از خوف و حصول مدعا
الجلیل	بزرگ	73	207	جلالی	آتش	برائے عزت و حرمت، قدر و منزلت
الکریم	کرم کرنے والا	270	405	جمالی	خاکی	برائے بزرگی و وسعت رزق
المجید	سب سے بزرگ	57	190	جمالی	آتش	برائے شفا علل و اسقام

اسماء حسنیٰ	معانی	ابجد	ملفوظی	فطرت	عنصر	خواص اسماء
الباعث	اسباب پیدا کر نیوالا	573	747	مشترک	آتش	برائے انشراح قلب و حصول مقاصد
الشہید	مُردوں کو زندہ کر نیوالا	319	414	مشترک	بادی	برائے قبولیت و اطاعت زن
الحقّ	سچا۔ ثابت	108	191	مشترک	آتش	برائے تزکیہ نفس و حصول گمشدہ
القویّ	پوری قدرت رکھنے والا	116	206	جلالی	آتش	برائے قوت و غلبہ و دفع دشمنان
الوکیل	کام کرنے والا۔ نگہبان	66	197	جمالی	خاکی	برائے مقاصدِ بزرگ و کفایت دشمنان
المتمین	قوت والا۔ توانا	500	610	جلالی	آتش	برائے شفقت سلطان
الولیّ	نیکیوں کا دوست	46	96	جمالی	خاکی	برائے فتوح غیبی
الحمید	پاک صفات والا	62	147	جمالی	خاکی	برائے حصول اوصافِ حمیدہ
المحصى	شمار کرنے والا	148	207	جمالی	آتش	برائے آسانی حساب روز جزا
المبدی	عدم سے عالم وجود میں لایا	56	141	جلالی	آتش	برائے تمام اُمور و حصول اولاد
المعید	وعدہ کرنے والا	124	267	جلالی	آتش	برائے حصول گمشدہ اور واپسی گریختہ
المُحییّ	زندہ کرنے والا	68	124	جمالی	آتش	برائے حصول حیات علمی، ایمانی و عرفانی
المُہمیت	مُردہ کرنے والا	490	594	جلالی	آتش	برائے ضبط نفس و دفع دشمن
الحیّ	ہمیشہ زندہ رہنے والا	18	22	جلالی	آتش	برائے حصول شفا و تحفظ مرگِ مفاجات
القیّوم	ہمیشہ قائم	156	296	جلالی	آتش	برائے قبولیت و عا و حصول راحت
الواجد	یکتا کاموں کا بنانے والا	14	212	جمالی	خاکی	برائے نورانی قلب و فراوانی نعمت
الماجد	بزرگی عطا کرنے والا	48	289	جمالی	خاکی	برائے نورِ باطن
الواحد	یکتا و تنہا	19	169	مشترک	بادی	برائے مہمات و شفائے بیمار
الاحد	خدائی میں تنہا	13	156	جمالی	آتش	برائے ظہورِ ملائکہ
الضمد	پاک بے نیاز	134	220	جمالی	خاکی	برائے وسعتِ رزق
القادر	قدرت والا	305	529	جلالی	آتش	برائے قدرت و غلبہ و نصرت
المقتدر	تقدیر کرنے والا	744	910	جلالی	آتش	برائے غلبہ بردشمن و تصرف
المقدم	آگے کرنے والا	184	396	مشترک	آتش	برائے دفع خوف
المؤخر	پیچھے کرنے والا	846	907	مشترک	خاکی	برائے محبت خدا و عفو گناہاں
الاول	پہلے سب سے	37	195	مشترک	آتش	برائے احضار غائب و طلبِ فرزند
الآخر	سب سے آخر قائم رہنے والا	801	915	مشترک	آتش	برائے حصول ایمان و قوت و تصرف
الظاهر	کھلی ہوئی ہستی والا	1106	1222	مشترک	خاکی	برائے اظہارِ امر مخفی و روشنی چشم
الباطن	پنہاں	62	232	مشترک	خاکی	برائے اظہارِ اسرار

اسماء حسنیٰ	معانی	ابجد	ملفوظی	فطرت	عنصر	خواص اسماء
الوالی	کار ساز - وارث	47	207	مشترک	بادی	برائے تحفظ مکان از زلزلہ و صاعقہ
المتعالی	بزرگ و برتر	551	816	مشترک	بادی	برائے علوم مراتب و تحفظ از شیاطین
البزّ	نیوکار	202	206	جمالی	خاکی	برائے نجاتِ آفات و حصول مقاصد
التوّاب	توبہ قبول کرنے والا	409	530	جمالی	آتش	برائے عفو گناہاں و تحفظ از بلا ہا
المنتقم	انتقام لینے والا	630	869	جلالی	آتش	برائے انتقام از ظالم
المنعم	نعمت دینے والا	200	416	مشترک	خاکی	برائے حصولِ نعمت
العفو	گناہ معاف کر نیوالا	156	225	جمالی	آتش	برائے عفو گناہاں
الرؤف	درگزر کرنے والا	292	310	جمالی	آتش	برائے لطف و مہربانی
مالك الملك	تمام خلقت کا مالک	212	817	جلالی	آتش	برائے قبولیتِ دعا
ذوالجلال	صاحبِ عظمت	801	1232	جلالی	آتش	برائے عظمت
والاکرام	صاحبِ عزت و بخشش	299	810	جلالی	آتش	برائے بزرگی
الربّ	پروردگار	202	206	جلالی	آتش	برائے تحفظ اولاد
المقسط	انصاف کرنے والا	209	402	جلالی	آتش	برائے دفعِ وسواس و خیالاتِ فاسدہ
الجامع	جمع کرنے والا	114	384	مشترک	خاکی	برائے دفعِ فقر و غربت و افتراق
الغنی	بے پرواہ	1060	1178	مشترک	آتش	برائے حصولِ تمنا
المغنی	بے نیاز	1100	1268	جمالی	آتش	برائے حصولِ تو نگری
المعطی	عطا کرنے والا	129	243	جلالی	آبی	برائے حصولِ مراد
المانع	باز رکھنے والا	161	437	جلالی	آبی	برائے دفعِ دشمن
الضّار	زیاں کرنے والا	1001	1118	جلالی	آبی	برائے دفعِ ضررِ دشمن
النافع	نفع پہنچانے والا	201	429	جمالی	آبی	برائے حصولِ منفعت
التّور	روشن کرنے والا	256	321	مشترک	آبی	برائے نورِ قلب
الهادی	راہ دکھانے والا	20	165	جمالی	آبی	برائے حصولِ حکمت
البدیع	نادر پیدا کرنے والا	86	181	مشترک	خاکی	برائے حصولِ مناصب و مرادات
الباقی	ہمیشہ رہنے والا	113	308	جمالی	آبی	برائے بقائے ملک و محبوبیت
الوارث	سب کے بعد رہنے والا	707	828	جلالی	آبی	برائے حصولِ اولاد
الرشید	رہنمایا عالم	514	609	مشترک	خاکی	برائے فتوحِ اُمورِ کلی
الضّبور	عذاب نازل کرنے میں بردبار	298	314	جمالی	بادی	برائے حصولِ صبر
الستّار	چھپانے والا	661	835	جلالی	آبی	برائے پردہ پوشیِ عیب و گناہ

اسماء حسنیٰ	معانی	ابجد	ملفوظی	فطرت	عنصر	خواص اسماء
التَّعِیْمُ	نعمت دینے والا	170	338	جمالی	خاکی	برائے حصولِ دولت
الْوَالِیٰ	قدرت میں برتر	47	207	مشترک	بادی	برائے اختیارات و قبضہ

جدول اسماء الحسنیٰ بمطابق عددی قیمت

258	رَجِیْمٌ	134	صَمَدٌ	68	حَكَمٌ	13	أَحَدٌ
270	كَرِیْمٌ	136	مُؤْمِنٌ	69	حَاكِمٌ	14	وَاحِدٌ
284	فَرْدٌ	137	وَاسِعٌ	72	بَاسِطٌ	14	وَهَّابٌ
292	رَوْفٌ	141	أَعْلَمٌ	73	جَلِیلٌ	18	حَیٌّ
298	رَحْمَنٌ	141	عَالِمٌ	78	حَكِیْمٌ	19	وَاحِدٌ
298	صَبُورٌ	145	مُهِیْبٌ	80	حَسِیْبٌ	20	هَادِیٌّ
302	بَصِیْرٌ	148	فُحْصِیٌّ	83	بَهِیْلٌ	20	وَدُودٌ
305	قَادِرٌ	150	عَلِیْمٌ	85	دَاعِیٌّ	23	طَبِیْبٌ
306	قَاهِرٌ	156	قَیُّوْمٌ	86	بَدِیعٌ	36	إِلَهٌ
308	رَازِقٌ	156	عَفُوٌّ	88	حَلِیْمٌ	37	أَوَّلٌ
308	رَزَّاقٌ	170	قُدُّوْسٌ	90	مَلِکٌ	37	زَكِیٌّ
312	رَقِیْبٌ	180	سَمِیعٌ	94	عَزِیزٌ	46	وَلِیٌّ
312	قَرِیْبٌ	184	مُقَدِّمٌ	104	عَدَلٌ	47	وَالِیٌّ
314	قَدِیْرٌ	201	نَافِعٌ	108	حَقٌّ	47	أَوَّلِیٌّ
319	شَهِیدٌ	202	بَرٌّ	109	حَنَّانٌ	48	مَاجِدٌ
332	کَبِیْرٌ	206	جَبَّارٌ	110	عَلِیٌّ	55	دَائِمٌ
336	مُصَوِّرٌ	209	مُقَسِّطٌ	111	كَافٍ	55	مُجِیْبٌ
341	نَاصِرٌ	212	مَالِکُ الْمُلْکِ	113	بَاقِیٌّ	57	مُجِیدٌ
351	رَافِعٌ	213	بَارِئٌ	114	جَامِعٌ	58	مُحْیِیٌّ
360	رَفِیعٌ	215	ظَاهِرٌ	116	قَوِیٌّ	62	مُحِیْدٌ
390	رَفِیْقٌ	229	أَحْکَمُ الْحَاكِمِیْنَ	124	مُعِیدٌ	62	بَاطِنٌ
409	تَوَّابٌ	232	کَبِیْرٌ	129	مُعْطِیٌّ	66	اللَّهُ
489	فَتَّاحٌ	254	مُطَهِّرٌ	129	لَطِیْفٌ	66	وَکِیْلٌ
500	مَتِیْنٌ	256	نُورٌ	131	سَلَامٌ	67	مُحِیْطٌ

1145	مَظْهَرٌ	998	حَفِیْظٌ	707	وَارِثٌ	514	رَشِیْدٌ
1242	حَبِیْرُ النَّاصِرِیْنِ	1001	صَارٌ	731	خَالِقٌ	526	شَكُوْرٌ
1281	غَفَّارٌ	1020	عَظِیْمٌ	744	مُقْتَدِرٌ	550	مُقِیْتُ
1286	غَفُوْرٌ	1033	غَالِبٌ	770	مُنِیْلٌ	551	مَتَعَالِی
1511	غِیَاثٌ	1060	غَنِیٌ	801	ذُو الْجَلَالِ	588	اَرْحَمَ الرَّحِمِیْنَ
		1100	مُغْنِیٌ	812	خَبِیْرٌ	613	اَكْرَمُ الْاَكْرَمِیْنَ
		1100	ذُو الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ	846	مَوْجِزٌ	661	سَتَّارٌ
		1106	ظَاهِرٌ	941	اَحْسَنُ الْخَالِقِیْنَ	662	مُتَكَبِّرٌ

آپ اپنے کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے دو یا دو سے زیادہ اسماء ملا کر بھی پڑھ سکتے ہیں۔ مثلاً

250	یا عَلِیْمُ یا حَکِیْمُ	179	یا مَالِکُ یا اَللّٰهُ
577	یا رَحْمٰنُ یا رَحِیْمُ	196	یا حَیُّ یا قَیُّوْمُ
		217	یا لَطِیْفُ یا اَللّٰهُ

اپنے نام کے اعداد کے مطابق اسم باری تعالیٰ کے ساتھ حسب ضرورت کوئی قرآنی آیت یا کلمہ بھی ملا کر پڑھے جاسکتے ہیں۔ چند ایک آیات مقدسہ اور کلمات مبارکہ کے اعداد درج ذیل ہیں:

800	فَسَیْکْفِیْکَھُمُ اللّٰهُ وَھُوَ السَّیِّدُ الْعَلِیْمُ	165	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
849	سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ الرَّحِیْمِ	409	حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِیْلُ
		450	حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنَعْمَ الْوَكِیْلُ

1۔ مندرجہ بالا فہرست میں اسماء، قرآنی آیات اور کلمات مبارکہ کے ساتھ جو اعداد دیئے گئے ہیں خود بھی ان کے میزان کی جانچ کر لیں تاکہ غلطی کا امکان نہ رہے۔

اسمائے جمالی، اسمائے جلالی اور اسمائے مشترک

درج ذیل پینتالیس (45) اسمائے باری تعالیٰ اسمائے رحمت کہلاتے ہیں۔ یہ بلندی مرتبہ، کشائش رزق، امراء و وزراء، سلاطین و افسران سے سرخروئی حاصل کرنے، فتنہ دہی جنگ، تسخیر، محبت اور دوستی کے امور و عملیات میں کام دیتے ہیں۔

یارحمٰن	یارزاق	یالطیف	یا حکیم	یامعطی	یاماجد	یانور	یا احد	یارحیم
298	308	129	78	129	48	256	13	258
یافتاح	یاغفور	یا حلیم	یانافع	یاصمد	یاہادی	یانعیم	یا سلام	یا باری
489	1286	88	201	134	20	170	131	213
یاشکور	یاودود	یارشید	یابز	یاباقی	یا ضار	یامہمین	یاباسط	یا کریم
526	20	514	202	113	1001	145	72	270
یا ولی	یا حی	یا عفو	یا واحد	یا وہاب	یا معز	یا واسع	یا غنی	یا قیوم
46	18	156	16	14	117	137	1060	156
یارؤف	یا وکیل	یا مومن	یا غفار	یا حفیظ	یا کفیل	یا محیی	یا تواب	یا صبور
292	66	136	1281	998	140	68	409	298

- 1۔ ان تمام ناموں سے سات اسماء یا بایسط یا سلاّم یا فتنّاح یا معزّ یا لطیف یا کریم یا واسع بلندی مرتبہ اور کشائش رزق کے عملیات میں کام دیتے ہیں۔
 - 2۔ نو (9) اسماء یا رحمٰن یا کریم یا حکیم یا حفیظ یا حی یا قیوم یا فتنّاح یا رافع یا ہادی بادشاہوں، امیروں اور افسروں کی تسخیر کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
 - 3۔ یہ سات (7) اسماء یا حفیظ یا سلاّم یا نافع یا باقی یا کریم یا غفور یا ہادی بیمار کی صحت اور حصول تندرستی کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
 - 4۔ تین اسماء یا ودود یا بیدوح یا لطیف حُب کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔
- یہ اکیس نام باری تعالیٰ اسمائے بیہت کہلاتے ہیں اور بغض، عداوت، دشمنی، جدائی، قہر و غضب کے عملیات میں کام دیتے ہیں۔ ان تمام اسماء میں سے یا قہّار یا مذلّ اور یا جبّار بہت پر تاثیر ہیں۔

یا عزیز	یا جلیل	یا مقتدر	یا جبّار	یا قوی	یا منتقم	یا مُتکبر
94	73	744	206	116	630	622
یا متین	یا ذوالجلال	یا قہار	یا مبدئ	یا مقسط	یا قابض	یا معید
500	801	306	56	209	903	124
یا مانع	یا مذل	یا حمیت	یا وارث	یا علی	یا قادر	یا مالک الملک
161	770	90	707	110	305	212

ان اسماء جلالی اور جمالی کے علاوہ باقی جس قدر اسماء ہیں۔ ان کو اسمائے مشترک کہتے ہیں۔ وہ بین الجلال و بین الجمال ہیں۔ وہ ہر قسم کی جائز حاجات میں مدد دیتے ہیں۔ (302)

اسم اعظم

اسم اعظم سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ خاص اسم ہے جس کی برکت سے ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ اس ضمن میں علامہ عالم نقری لکھتے ہیں: اسم اعظم سے مراد اللہ تعالیٰ کا وہ صفاتی یا ذاتی نام ہے جسے پڑھنے سے اللہ تعالیٰ سے خصوصی تعلق پیدا ہوتا ہے اور معرفت کے دروازے کھلتے ہیں۔ اسم اعظم پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ ہر لحاظ سے مالا مال کر دیتا ہے، وہ اپنے رب سے اسم اعظم کی بدولت جو کچھ مانگتا ہے سو پاتا ہے۔ اسم اعظم کے صدقے اس کی ہر دعا قبول ہوتی ہے۔ جن لوگوں کو اسم اعظم کا راز ہاتھ آجاتا ہے وہ اس کے خاص بندے بن جاتے ہیں۔ اللہ انہیں دین و دنیا میں انعام یافتہ بنا دیتا ہے۔ انہیں نہ مٹنے والی عزت ملتی ہے اور نہ ختم ہونے والی دولت میسر آتی ہے گویا کہ اسم اعظم ہر کام کی کنجی ہے اور گونا گوں فیوض و برکات کا حامل ہے۔

اللہ کا ذاتی نام اور ہر صفاتی نام اس کی ایک خاص شان کا مظہر ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کو جس شان یعنی جس صفاتی نام سے پکارتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنی اس شان کے فیوض و برکات سے اسے نواز دیتا ہے اور اپنی اس خاص شان کا راز اس پر کھول دیتا ہے، یعنی اگر کوئی شخص اللہ تعالیٰ کو رحمن کہہ کر پکارتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے مالا مال کر دیتا ہے اور اس کا وجود دوسروں کے لیے باعث رحمت بنا دیتا ہے لہذا معلوم ہوا کہ جس نام سے ہم اسے پکاریں گے اسی سے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل ہو جائے گی اور یہی قربت جس لفظ سے میسر آتی ہے وہ اسم اعظم ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالیٰ معبود ہے ہم اس کی عبادت کرتے ہیں اس لیے لفظ اللہ یا ایسی آیت جس میں یہ لفظ ہو کہ اللہ ہمارا معبود ہے وہ اسم اعظم ہے لہذا لفظ اللہ اور لا الہ الا اللہ اسم اعظم ہے۔

ایسے ہی اللہ اپنی مخلوق پر ہر وقت رحم کرتا ہے لہذا لفظ رحمن اور رحیم یا ایسی آیت جس سے رحمت باری کا مفہوم ظاہر ہو وہ اسم اعظم ہو گی، اسی طرح اللہ ہمیشہ سے قائم دائم اور زندہ ہے۔ لہذا جو شخص اسے حَیُّ الْقَیُّوْمُ کہہ کر پکارتا ہے وہ اس شخص کو ہمیشہ کے لیے قائم دائم کر دیتا ہے لہذا یہ لفظ اور ایسی آیت جس سے قائم دائم اور ہمیشہ زندہ رہنے کا مفہوم نکلے وہ اسم اعظم ہو گی۔ اسی طرح اُس کی ایک اور شان یہ ہے کہ ہر چیز کا خزانہ اس کے پاس ہے یعنی اسے کسی چیز کی ضرورت نہیں چنانچہ وہ ہر لحاظ سے بے نیاز اور مالا مال ہے لہذا لفظ اَللّٰهُ الصَّمَدُ اسم اعظم ہوا، اس لیے جو اسے اَللّٰهُ الصَّمَدُ یعنی یہ کہتا ہے کہ تو میرا بے نیاز معبود ہے تو وہ اسے بے نیاز بندہ بنا دیتا ہے۔ ایسے ہی لفظ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاُكْرَامِ، یَالطِیْفُ، یَا قَادِرُ، یَا عَلِیُّ، یَا بَدِیعُ اسم اعظم ہیں کیونکہ ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی ایک خصوصی شان مضمر ہے جو ان الفاظ کے پڑھنے سے ظاہر ہوتی ہے۔ اس ضابطہ کی روشنی میں بہت سی آیات اور احادیث کے الفاظ کا شمار اسم اعظم میں ہوتا ہے اور ان اسماء کو کثرت سے پڑھنے کے بعد جو دعا بھی اللہ کے حضور کی جائے وہ ان شاء اللہ قبول ہو گی۔

اسم اعظم کے بارے میں ارشادات نبوی ﷺ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جن اسماء الہی، آیات یا کلمات میں شان الہی کا خصوصی جلوہ مشاہدہ فرمایا ان کی بطور اسم اعظم نشاندہی فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا کوئی ایک ہی اسم پاک اسم اعظم نہیں ہے بلکہ متعدد اسماء الحسنیٰ اور کلمات کو اسم اعظم قرار دیا گیا ہے۔ یہ خاص روحانی راز تھا جس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی امت کو آگاہ فرمایا۔ اس ضمن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات ملاحظہ کرنے کا شرف حاصل کریں۔

1۔ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم نہ بتا دوں کہ جب اس کو پکارا جائے اجابت کرے اور جب اس سے سوال کیا جائے، عطا فرمائے۔ وہ دعا یہ ہے جو حضرت یونس علیہ السلام نے تین تاریکیوں میں کی تھی۔

لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِينَ۔

اے اللہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے بے شک میں حد سے تجاوز کرنے والوں سے ہوں۔
کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ خاص دعا حضرت یونس علیہ السلام کے لیے ہے یا سب مسلمانوں کے لیے؟ فرمایا آپ نے
خدا کا ارشاد نہ سنا کہ:

فَاسْتَجِبْ دُعَاؤَهُ وَتَجِبْ لَهُ مِنَ الْعَمَلِ وَكَذَلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِينَ. الانبیاء (21:88)

پس ہم نے یونس علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور اسے غم سے نجات دی اور یوں ہی نجات دیں گے ایمان والوں کو۔ (303)
2- حضور نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو کہتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّیْ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُولَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ. (مشکوٰۃ)

اے اللہ میں تجھ سے اس لیے التجا کرتا ہوں کہ بے شک تو اللہ ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو اکیلا ہے، بے نیاز ہے، نہ تو نے کسی کو جنم
اور نہ تو کسی سے جنا گیا اور تیرا کوئی ہم سر نہیں۔

ارشاد فرمایا اللہ کی قسم تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ اسم اعظم لے کر سوال کیا کہ جب اس سے سوال کیا جائے اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے اور جب
اس سے دعا کی جاتی ہے تو قبول فرماتا ہے۔ (304)

3- ایک حدیث میں آیا ہے کہ اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

وَالِهٰكُمُ الْاِلٰهَ وَاحِدًا لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ O اَلَمْ یَلِدْ اِلٰهًا اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ۔

البقرہ [2:163]+ آل عمران (3:1-2)

اور وہی تمہارا واحد معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں جو رحمن و رحیم ہے O الف لام میم اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زندہ قائم ہے۔ (305)
4- حضور نبی اکرم ﷺ نے زید بن صامت رضی اللہ عنہ کو یوں دعا کرتے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحَدَّكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ۔

اے اللہ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں بے شک تو ہی حمد کے لائق ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں اے بہت
زیادہ احسان کرنے والے اے بہت زیادہ مہربان اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے اے جلال اور اکرام کے مالک اے زندہ
اور قائم۔

فرمایا یہ اللہ کا وہ اسم اعظم ہے کہ جب اس سے پکارا جائے۔ اجابت کرے اور جب مانگا جائے عطا فرمائے۔ (306)

5- حدیث میں ہے کہ اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یوں دعا کی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنُ وَاَدْعُوْكَ الْبَرَّ الرَّحِیْمَ وَاَدْعُوْكَ بِاسْمَائِكَ الْحُسْنٰی كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ مِنْهُمَا
وَمَا لَمْ اَعْلَمْ اَنْ تَغْفِرْ لِّیْ وَتَرْحَمْنِیْ۔

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان میں اسم اعظم ہے۔ (رواہ ابن ماجہ)

6- رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جو ان پانچ کلموں سے دعا کرے گا وہ اللہ تعالیٰ سے جو مانگے گا اللہ تعالیٰ عطا فرمائے گا۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اُسی کا تمام ملک ہے اور اُسی کی

- تمام تعریف اور وہی ہر چیز پر قادر ہے اُس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کوئی بھی طاقت اور کوئی بھی قوت اس کے بغیر میسر نہیں ہے۔
- 7- حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام میرے پاس کچھ دعائیں لائے اور عرض کی جب حضور نبی کریم ﷺ کو کوئی حاجت پیش آئے تو آپ ﷺ یہ پڑھ کر دعا مانگیں۔
- يَا بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ يَا صَرِيحَ الْمُسْتَضَرِّ خَيْرِينَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيثِينَ يَا كَاشِفَ السُّوءِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا مُجِيبَ الدَّعْوَةِ الْمُضْطَرِّينَ يَا إِلَهَ الْعَالَمِينَ بِكَ أُنْزِلُ حَاجَتِي وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهَا فَاقْضِهَا۔
- 8- حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب بندہ یَا رَبُّ یَا رَبُّ کہتا ہے۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَبَّيْكَ اے میرے بندے مانگ کہ تجھے دیا جائے۔ (راہ ابن ابی الدنیا عن عائشہؓ)
- 9- حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ تمام اذکار سے افضل کلمہ طیبہ ہے۔
- لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔)
- 10- ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک مرتبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو یہ کہہ رہا تھا یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ط اے سب پر رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والے۔ تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ تو جو چاہے مانگ اللہ کی نگاہ کرم تجھ پر ہے۔ (حسن حصین)
- امام جعفر صادق علیہ السلام، حضرت جنید رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر اولیاء اللہ سے منقول ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے جس اسم میں ڈوب کر دعا کرے وہی اسم اعظم ہے، اور بعض علماء نے یہ کہا کہ اس اعظم کا علم اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور اس نے مخلوق میں سے کسی شخص کو اس پر مطلع نہیں کیا۔ بعض علماء اسم اعظم کے ثبوت کے قائل ہیں اور اس کی تعین میں ان کا اختلاف ہے۔ اس مسئلہ میں درج ذیل کل چودہ قول ہیں:
- 1- امام فخر الدین رازی نے بعض اہل کشف سے نقل کیا کہ اسم اعظم ”ہو“ ہے۔
- 2- اسم اعظم ”اللہ“ ہے۔ کیونکہ یہی وہ اسم ہے جس کا اللہ کے غیر پر اطلاق نہیں ہوتا۔
- 3- اسم اعظم ”اللہ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ“ ہے۔ اس سلسلہ میں امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہؓ سے ایک حدیث روایت کی ہے لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔
- 4- اسم اعظم ”اللہ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْحَيُّ الْقَيُّومُ الْوَاحِدُ“ ہے۔ کیونکہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کا اسم اعظم ان دو آیتوں میں ہے **وَالْهُكُمُ إِلَهٌ وَاحِدٌ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ** اور سورہ آل عمران کی ابتداء **اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ**۔ اس حدیث کو امام ابوداؤد رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی روایت کیا ہے۔ (307)
- 5- اسم اعظم ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے کیونکہ امام ابن ماجہ نے حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اسم اعظم تین سورتوں میں ہے۔ بقرہ آل عمران اور طہ۔ حضرت ابوامامہ کہتے ہیں میں نے ان سورتوں میں اسم اعظم کو تلاش کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ ”الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ ہے۔ امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کو ترجیح دی ہے اور کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور ربوبیت پر ان کی دلالت سب اسماء سے زیادہ ہے۔ (308)
- 6- ”الْحَقُّ الْمَتَّانُ بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ الْحَيُّ الْقَيُّومُ“ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے۔ سنن ابوداؤد اور سنن نسائی میں اس کی اصل ہے اور امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (309)
- 7- ”بَدِيعُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ“ اس کو امام ابویعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے۔

- 8- ”كُذِّبَ الْجَلَالُ وَالْإِكْرَامُ“ امام ترمذی نے روایت کیا ہے کہ ایک شخص نے يٰاَذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کہا تو نبی ﷺ نے فرمایا اس کی دعا قبول ہوگی۔
- 9- ”اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِي لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ“ امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ، امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ اور امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے اس کو حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ اسم اعظم کی روایت کے سلسلہ میں اس روایت کی سند سب سے زیادہ قوی ہے۔ (310)
- 10- ”رَبِّ رَبِّ“ امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو درداء رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت ابن عباسؓ سے روایت کیا: اللہ کا اسم اکبر رَبِّ رَبِّ ہے۔ اور امام ابن ابی الدینا نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جب بندہ رَبِّ رَبِّ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”بلکہ میرے بندے! تو سوال کر تجھے دیا جائے گا۔“
- 11- ”لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ“ امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ اور امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کیا کہ جو مسلمان شخص ان کلمات کے ساتھ دعا کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا ضرور قبول فرمائے گا۔
- 12- ”هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ“ امام رازی نے نقل کیا ہے کہ امام زین العابدین رحمۃ اللہ علیہ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ وہ ان کو اسم اعظم کی تعلیم دے تو انہوں نے خواب میں یہ کلمات دیکھے۔
- 13- اسم اعظم اسماء حسنیٰ میں مخفی ہے۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا اسم اعظم ان اسماء میں ہے جن سے تم نے دعا کی ہے۔

14- اسم اعظم کلمۃ التوحید ہے۔ اس کو قاضی عیاض نے نقل کیا ہے۔ (فتح الباری جلد 11)

اسم اعظم کے بارے میں اکابرین اُمت کی آراء:

- 1- حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے خواب میں دیکھا کہ اسم اعظم اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہے۔
 - 2- ابو امامہ باہلی صحابی رضی اللہ عنہ کے شاگرد قاسم بن عبد الرحمن شامی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ: اسم اعظم الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ہے۔
 - 3- امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے بعض علماء سے نقل فرمایا ہے کہ اسم اعظم کلمۃ توحید ہے۔ از امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ و بعض صوفیاء کرام نے کلمہ ہو کو اسم اعظم بتایا۔
 - 4- بعض علماء یَا بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ کو اسم اعظم کہتے ہیں۔
 - 5- بعض علماء نے یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کو اسم اعظم کہا ہے۔
- اسم اعظم..... اسم ذات:-

- 1- قرآن و حدیث میں اسم ذات کی فضیلت کا خصوصاً ذکر ہوا ہے۔ زیادہ تر اولیاء اللہ نے اسم ذات کو اسم اعظم قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے:

وَ اذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ وَ تَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبَتُّلاً۔ المزل (73:8)

اور ذکر کیا کرو اپنے رب کے نام کا، اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔

وَ اذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَ اَصِيلاً۔ الدر (76:25)

اور یاد کرتے رہا کرو اپنے رب کے نام کو صبح بھی اور شام بھی۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْ النَّبِيِّ ﷺ، لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ ”اَللّٰهُ اَللّٰهُ“

- جب تک روئے زمین پر ”اللہ اللہ“ کا ذکر رہے گا تو اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی۔
اس حدیث میں لفظ اللہ کا ذکر مکرر آیا ہے، اور دوسری روایت میں ہے:
- عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ، قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ عَلَى أَحَدٍ يَقُولُ ”اللَّهُ اللَّهُ“۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”کسی ”اللہ اللہ“ کا ورد کرنے والے پر قیامت قائم نہیں ہوگی.....“
- 2- علامہ ابن عابدین اپنے مشہور حاشیہ میں فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا: ”لفظ اللہ اسم اعظم ہے۔“
- 3- امام طحاوی اور کثیر علماء و صوفیاء نے بھی اسی کو اختیار کیا ہے حتیٰ کہ وہ فرماتے ہیں کہ صاحب مقام کے لیے لفظ ”اللہ“ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی ذکر نہیں۔
- 4- علامہ الحادمی لکھتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ، الکسائی، الشیعی، اسماعیل ابن اسحاق، ابوحنیف اور جمہور علماء کے نزدیک لفظ ”اللہ“ اسم اعظم ہے۔ اور یہی عقیدہ صوفیائے کرام اور مشائخ کا ہے اور ان کے نزدیک صاحب مقام کے لیے لفظ ”اللہ“ کے ذکر سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتا ہے: ”قُلِ اللَّهُ ثُمَّ ذَرْهُمْ“۔ الانعام (6:91) فرما دیجئے: (یہ سب) اللہ (یہی کا کرم ہے) پھر آپ انہیں (ان کے حال پر) چھوڑ دیں۔
- 5- شیخ جنید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: لفظ ”اللہ“ کا ذکر اپنی ذات سے بے خبر اور اپنے رب کے ساتھ واصل ہوتا ہے۔ وہ احکام الہیہ پر سختی سے کاربند اور دل کے ساتھ اس کے مشاہدہ میں مشغول رہتا ہے۔ حتیٰ کہ مشاہدہ کے انوار و تجلیات اس کی بشری صفات کو جلا کر رکھ دیتے ہیں۔
- 6- سید ابوالعباس موسوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اے سالک! تجھے ”اللہ، اللہ“ کا ذکر کرنا چاہیے کیونکہ یہ اسم تمام اسماء کا سلطان ہے۔ اس کا آغاز علم اور انتہاء نور ہے لیکن یہ نور بالذات مقصود نہیں ہوتا، بلکہ اصل مقصود وہ کشف اور مشاہدہ ہے جو ذکر کو حاصل ہوتا ہے، اس لیے اسی اسم کا ذکر بکثرت کرنا چاہیے باقی تمام اذکار پر اسے ترجیح دینی چاہیے۔ کیونکہ یہ ذکر کلمہ توحید میں موجود تمام عقائد، علوم، آداب اور حقائق کو شامل ہے۔“
- 7- عارف باللہ ابن عجیبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لفظ ”اللہ“ سلطان الاسماء اور اسم اعظم ہے۔ ذکر زبان کے ساتھ اس ذکر میں مشغول رہتا ہے یہاں تک کہ یہ ذکر اس کے گوشت اور خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ اس کے انوار ذکر کے کلیات و جزئیات میں سرایت کر جاتے ہیں، اور پھر ذکر زبان سے دل کی طرف، اور دل سے روح کی طرف، اور روح سے سر کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اس وقت زبان ساکت و صامت ہو جاتی ہے، اور ذکر کو وصال اور مشاہدہ حق حاصل ہوتا ہے۔
- 8- شیخ عبدالقادر عیسیٰ الشاذلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ”اے مرید صادق! لفظ ”اللہ“ کے ذکر پر ثبات قدم رہ جبکہ تجھے اس کی کسی مرشد کامل نے اجازت دی ہو۔ کیونکہ یہ ذکر خواہشات نفسانیہ کو ان کی جڑوں سے اکھیڑ دیتا ہے۔ اور بعض اوقات مرید کو ابتداء میں اس ذکر کی وجہ سے حرارت اور تنگی محسوس ہوتی ہے، وجہ یہ ہے کہ اس کا نفس اس ذکر کا عادی نہیں ہوتا۔ کیونکہ یہ ذکر دل سے عالم خلق کو زائل کر دیتا ہے اور اسے کائنات سے خالی کر دیتا ہے۔ اسی وجہ سے بعض مشائخ ابتداء میں اپنے مرید کو لا الہ الا اللہ کے ذکر کا حکم دیتے ہیں۔ جب ان کے دلوں میں نفی و اثبات پہنچتا ہو جاتا ہے تو انہیں لفظ اللہ کے ذکر کی تلقین کرتے ہیں۔ اور اس پر دوام اور اس کی تلقینی برداشت کرنے کی نصیحت کرتے ہیں۔ اگر مرید ابتداء میں اس تلقینی پر صبر نہ کر سکے اور اس ذکر کو ترک کر دے تو منازل سلوک میں آگے ترقی نہیں کر سکتا۔ اور اپنی کم ہمتی کی وجہ سے خیر کثیر سے محروم ہو جاتا ہے۔ مگر جو مرید صادق اس ذکر کا پختہ ارادہ کر کے صبر و استقامت سے کام لیتا ہے تو یہ اسم اس کے دل میں نقش اور کندہ ہو جاتا ہے۔ غفلت اور کاہلی دور ہو جاتی ہے یہاں تک کہ یہ مبارک اسم اس کی رگوں میں سرایت کر کے اس کی روح کے ساتھ مل جاتا ہے۔ پھر مذکور (ذات باری تعالیٰ) ہمیشہ اس کی نگاہوں کے سامنے ہوتا ہے۔ جب لوگ غفلت کریں تو وہ غافل نہیں ہوتا اس وقت وہ مقام احسان پر فائز ہو جاتا ہے جس کی طرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اس حدیث پاک میں ارشاد فرمایا ہے: (إِلَّا حَسَانَ) أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ۔ (311)

حاصل کلام:- اسم اعظم میں دنیا و آخرت میں کامیابی اور مشکلات کا حل موجود ہے بشرطیکہ خلوص دل سے اس کا وظیفہ کیا جائے بلکہ ولایت کا راز ہی اسم اعظم ہے۔

دعائے اسم اعظم:- امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اسم اعظم کی تحقیق میں ایک رسالہ تصنیف کیا ہے۔ بہ سبب خوف ضخامت اس پر اکتفاء کیا جاتا ہے کہ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ یہ دعاء سب کی جامع ہے وہ سب اسم اعظم جو بزرگوں سے منقول ہیں، اس میں آجاتے ہیں، دعایہ ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ يَا خَيْرَ الْوَارِثِیْنَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ الدُّعَاءُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ يَا عَالِمُ يَا سَمِیْعُ يَا عَلِیْمُ يَا حَلِیْمُ يَا مَالِکَ الْمُلْکِ يَا مَلِکَ سَلَامُ يَا حَقُّ يَا قَدِیْمُ يَا قَآئِمُ يَا غَنِیُّ يَا مُحِیْطُ يَا حَکِیْمُ يَا عَلِیُّ يَا قَاهِرُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِیْمُ يَا کَرِیْمُ يَا مُخَفِّیُّ يَا مُعْطِیُّ يَا مَانِعُ يَا مُفْحِیُّ يَا مُقْسِطُ يَا حَقُّ يَا قَبُوْمُ يَا اَحَدُ يَا صَمَدُ يَا رَبُّ يَا رَبُّ يَا وَهَّابُ يَا غَفَّارُ يَا قَرِیْبُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ اَنْتَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ وَاسْمُ اللّٰهِ تَعَالٰی الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا سُوِّلَ بِهِ اَعْطٰی وَاِذَا دُعِیَ بِهِ اَجَابَ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ۔ (حسن حصین)

تمام منقول و معروف اسمائے اعظم پر مشتمل ایک اور دعا بھی معروف ہے اور مشائخ کے وظائف میں شامل ہے۔ وہ دعایہ ہے۔

دعائے متضمن باسم اعظم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہت ہی مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَبُوْمُ ۝ وَالْهَکْمُ اِلٰهُ وَّاحِدٌ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ ۝ اَللّٰهُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِیْکَ لَهٗ لَهٗ الْمُلْکُ وَلَهٗ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۝ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظَّالِمِیْنَ يَا رَبِّ يَا رَبِّ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِیْمُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّیْ اَشْهَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّهٗ کُفُوًا اَحَدٌ ۝ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ يَا حَنَّانُ يَا مَنَّانُ يَا بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ يَا حَقُّ يَا قَبُوْمُ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ يَا بَدِيعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ يَا صَرِیْحَ الْمُسْتَضْرِحِیْنَ يَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ وَیَا کَاشِفَ السُّوْءِ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ يَا مُجِیْبَ دَعْوَةِ الْمُضْطَرِّیْنَ يَا اِلٰهَ الْعَلَمِیْنَ اُنْزِلْ بِکَ حَاجَتِیْ وَاَنْتَ اَعْلَمُ بِهَا فَاَقْضِهَا بِرَحْمَتِکَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ ۝

المع اللہ وہ ہے کہ سوائے اس کے کوئی معبود نہیں وہ زندہ ہے سب کا قائم رکھنے والا ہے اور تمہارا معبود اکیلا معبود ہے سوائے اس کے کوئی معبود نہیں وہ بڑا مہربان ہے نہایت رحم والا۔ اللہ اللہ اللہ وہ ہے جس کے سوائے کوئی معبود نہیں عرش عظیم کا مالک۔ اللہ

کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ بڑا ہے۔ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اکیلا ہے وہ کوئی اس کا شریک نہیں اُسی کے لیے بادشاہت ہے اور اسی کے لیے ہر تعریف اور وہ ہر شے پر قادر ہے۔ اور بلا مددِ الہی نہ گناہوں سے بچنا میسر ہے نہ طاعت پر قوت۔ سوائے تیرے کوئی معبود نہیں پاکی ہے تیرے لیے بے شک میں ظالموں میں سے ہوں۔ اے میرے رب اے میرے مالک اے میرے آقا اے معبود اے نہایت رحم کرنے والے اے نہایت درجہ مہربان۔ اے اللہ میں تجھ سے اس وسیلے سے طلب کرتا ہوں کہ میں اس کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے کوئی معبود سوائے تیرے نہیں۔ اکیلا ہے بے پرواہ ہے نہ اُس نے کسی کو جنا اور نہ وہ خود کسی سے جنا گیا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی۔ الہی میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس پر (نظر رکھتے ہوئے) کہ تیرے لیے ہر تعریف ہے سوائے تیرے کوئی معبود نہیں اکیلا ہے تو تیرا کوئی شریک نہیں۔ اے نہایت مہربان اے بہت نعمت دینے والے اے ابتداء زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے اے عظمت و کرم والے اے زندہ اے ہمیشہ قائم رہنے والے اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے اے آسمان و زمین کے بغیر نمونہ پیدا کرنے والے اے صاحبِ عظمت و کرم اے مدد طلب کرنے والوں کے فریادرس اور اے فریادیوں کے فریادرس اور اے مصیبت و برائی کو دور کرنے والے اے سب سے زیادہ رحم فرمانے والے اے پریشان حال لوگوں کی دعا کو قبول کرنے والے اے تمام عالموں کے معبود میں تیرے حضور اپنی حاجت پیش کرتا ہوں اور تو اسے خوب جانتا ہے پس تو اسے پورا فرما دے اپنی رحمت سے۔ اے رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم فرمانے والے۔

روحانی کلیہ برائے استخراج اسم اعظم: کائنات کی ہر شے میں ایک خاص ترکیب و تناسب پایا جاتا ہے۔ مادی اور روحانی دنیا کی ہر شے کی بناوٹ اور کارکردگی میں خاص اصول و ضوابط کارفرما ہیں۔ جو لوگ ان اصول و ضوابط سے اور ان سے کام لینے کے طریقوں سے آگاہ ہوئے انہوں نے حیرت انگیز کارنامے سرانجام دیئے۔

فزکس کے ماہرین نے مادے کی بنیادی اکائی ایٹم (Atom) دریافت کیا۔ انہوں نے مختلف عناصر کے ایٹمز کی بناوٹ پر غور و فکر کیا۔ ذاتِ باری تعالیٰ نے ان پر اسرار و رموز منکشف کیے اور انہوں نے بجلی پیدا کرنے، ایٹمی توانائی حاصل کرنے کے طریقے دریافت کر لیے۔ کیمیا دانوں نے عناصر کی ترکیب سے مختلف کیمیائی اشیاء بنانے کے طریقے دریافت کر لیے۔ ماہرینِ حیاتیات نے تمام جانداروں کی بناوٹ اور کارکردگی کی بنیادی اکائی (سیل) پر تحقیق کر کے طب کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا۔

سائنس کا ہر ایک سٹوڈنٹ جانتا ہے کہ ایٹم کے مرکزی حصہ کو نیوکلئیس کہتے ہیں جس میں مثبت ذرات پروٹانز اور تعدیلی ذرات نیوٹرانز موجود ہوتے ہیں۔ اس کے ارد گرد دائروں میں منفی ذرات الیکٹرانز گردش کرتے ہیں۔ مختلف عناصر کے ایٹمز میں یہ ذرات مخصوص ترتیب اور تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ ہر ایک عنصر کے ایٹم میں موجود پروٹونز کی تعداد کو اُس کا ایٹمی نمبر قرار دیا جاتا ہے۔ مثلاً ہیلیم (He) کا ایٹمی نمبر 2 ہے۔ کاربن کا ایٹمی نمبر 6 ہے۔ سائنسدانوں نے اب تک دریافت ہونے والے عناصر کے ایٹمی نمبرز، ان عناصر میں موجود الیکٹرانز کی ترتیب اور عناصر کی کیمیائی خصوصیات کے لحاظ سے ایک چارٹ ترتیب دیا ہے۔ جسے دوری جدول (Periodic Table) کہتے ہیں۔ ہر جاندار کے جسم کی بناوٹ اور کارکردگی کی بنیادی اکائی سیل ہے۔ ایٹم کی طرح سیل کی بھی مخصوص بناوٹ ہوتی ہے۔ ہر نوع کے سیل میں کروموسومز کی مخصوص تعداد پائی جاتی ہے۔ مثلاً انسانی سیل میں کروموسومز کی تعداد 46 ہے۔ بندر اور خرگوش میں سے ہر ایک کے سیل میں کروموسومز کی تعداد 48 ہے۔ آلو اور تمباکو کے سیلز میں بھی کروموسومز کی تعداد 48 ہے۔

عصرِ حاضر میں کمپیوٹر سائنس کے شعبہ میں ہونے والی انقلابی پیش رفت کسی معجزہ سے کم نہیں ہے۔ کمپیوٹر سائنس میں سافٹ ویئر سے مراد کمپیوٹر پروگرامز ہیں جن سے مختلف کام لیے جاتے ہیں۔ ہارڈ ویئر سے مراد وہ آلات ہیں جن کی مدد سے یہ کمپیوٹر پروگرامز استعمال کیے جاتے ہیں یا جن کو ان کمپیوٹر پروگرامز کی مدد سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ مثلاً کمپیوٹر ہارڈ ویئر سے مراد کمپیوٹر کا مانیٹر، پرنٹر، کی بورڈ، ماؤس وغیرہ ہیں۔ کمپیوٹر سافٹ ویئر سے مراد وہ پروگرامز ہیں جن کی مدد سے ہم کمپیوٹر کو ڈیٹا (data) اور ہدایات (instructions) مہیا کرتے ہیں اور کمپیوٹر سے مطلوبہ نتائج حاصل کرتے ہیں اور انہیں اپنی ضرورت کے مطابق محفوظ کر لیتے ہیں۔

کمپیوٹر ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر سسٹم کی بنیاد صرف دو ہندسوں صفر (0) اور ایک (1) پر ہے۔ اس کی ابتداء بجلی کے سادہ سرکٹ (آن آف سوئچ کے سرکٹ) سے ہوئی۔ جب آپ سوئچ آن کرتے ہیں تو لائٹ آن ہو جاتی ہے۔ جب سوئچ آف کرتے ہیں تو لائٹ آف ہو جاتی ہے۔ سوئچ آن کرنے سے سرکٹ میں کرنٹ کا بہاؤ شروع ہو جاتا ہے اور لائٹ آن ہو جاتی ہے۔ سوئچ آف کرنے سے سرکٹ بریک ہو جاتا ہے یعنی سرکٹ میں کرنٹ کا بہاؤ رک جاتا ہے اور لائٹ آف ہو جاتی ہے۔

کمپیوٹر سائنس میں کمپیوٹر کو کرنٹ مہیا کیا جاتا ہے۔ جب ہم کمپیوٹر آن کرتے ہیں تو کرنٹ کی وجہ سے اس کی تاریک سکرین روشن ہو جاتی ہے۔ کمپیوٹر میں آن/آف سرکٹ کی تکنیک استعمال کر کے صفر (0) اور ایک (1) دو ہندسوں کی مدد سے ثنائی نظام میں کوڈنگ کی جاتی ہے۔ یہ مختلف کوڈز مختلف ہدایات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان ہدایات کے مطابق کمپیوٹر پر نظر آنے والی روشنی سے ہر طرح کے جلوے نمودار ہو جاتے ہیں۔ اس روشنی سے رنگ، آوازیں، عبارتیں، تصاویر، حقیقی زندگی کے مختلف مظاہر سکرین پر نظر آنے لگتے ہیں۔ یہ روشنی، آوازیں، رنگ، ہدایات، معلومات، سب کے سب دو ہندسوں صفر (0) اور ایک (1) کے پیچھے کارفرما منطق سے جنم لیتے ہیں۔ ان دو ہندسوں پر غور کریں تو صفر (0) نفی (Negation) کی علامت ہے اور ایک (1) وجود کے اثبات کی علامت ہے۔ نفی اثبات سے مراد کلمہ طیبہ ہے۔ اس کا پہلا حصہ 'لا الہ' نفی (0) کا مظہر ہے اور دوسرا حصہ 'إلا اللہ' اثبات (1) کا مظہر ہے۔

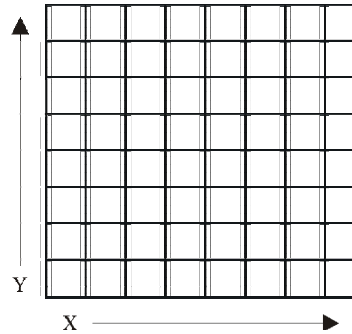
نفی سے مراد ہے کوئی بھی معبود نہیں ہے، اثبات سے مراد ہے سوائے اللہ تعالیٰ کے۔ اگر آپ دونوں ہندسوں صفر (0) اور ایک (1) سے ایک (1) کو نکال دیں تو پیچھے صرف صفر (0) رہ جاتا ہے۔ صفر (0) کی بذاتِ خود کوئی قدر و قیمت نہیں۔ یہ ایک (1) کے ساتھ لگائیں تو دس (10) کا ہندسہ بن جاتا ہے۔ اس طرح ایک کے دائیں صفر بڑھاتے جائیں عدد کی قیمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جب درویش صراطِ مستقیم پر چلتا ہے اور ایک کے دائیں طرف صفر پر صفر کی طرح منفی اقدار، منفی خیالات، منفی افکار و تصورات اور منفی قوتوں کی نفی کرتا چلا جاتا ہے تو اس کی قیمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔

اگر دیکھا جائے تو صراطِ مستقیم سے مراد سیدھا راستہ ہے۔ سیدھے راستے کی نشاندہی کے لیے سیدھا خط (I) کھینچا جائے تو ایک کا ہندسہ بنتا ہے۔ دنیا کی ہر زبان کا پہلا حرف ذاتِ باری تعالیٰ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اردو، عربی، فارسی وغیرہ میں پہلا حرف 'ا' ہے۔ اسے مراد اللہ ہے۔ انگریزی زبان کا پہلا حرف 'A' ہے۔ 'A' سے Allah کا لفظ بنتا ہے۔ اس طرح گنتی اور شمار کے جتنے بھی طریقے ہیں سب میں گنتی ایک (One) سے شروع ہوتی ہے۔ ایک ((1 سے دو (1+1)، ایک سے تین (1+1+1)، ایک سے چار (1+1+1+1) اور اسی طرح دیگر اعداد بنتے ہیں۔

تمام ہندسوں، حرفوں کی بناوٹ میں نکتہ (•) بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ ایک نکتے کے ساتھ دیگر نکات ملیں تو تمام ہندسے، حروف، اشکال اور تصاویر بنتی ہیں۔ کمپیوٹر سائنس میں نکتے کو pixel یا dot کہتے ہیں۔ کمپیوٹر پر تمام تصاویر (images) اور عبارتیں (texts) انہی نکات (pixels) سے بنتی ہیں۔

	0	1	2	3	4	Columns
0	0	1	2	3	4	
1	5	6	7	8	9	
2	10	11	12	13	14	
3	15	16	17	18	19	
4	20	21	22	23	24	
Rows						

Pixel 13 in Column 3, Row 2
 $x+y \times \text{width}$
 $3+(2 \times 5)$
 $3+10$
 13



بسم اللہ الرحمن الرحیم کے 'ب' کے نکتے سے معرفت الہی کی اسی بنیادی اساس کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ تمام مادی اشیاء، جاندار اشیاء اور روحانی دنیا کی اساس یہی ایک نکتہ (•) ہے۔ تمام علوم اور مظاہر کائنات کا سرچشمہ یہی نکتہ ہے۔ اسی نکتے کی کلمہ طیبہ (نفی اثبات) کی شکل

تحقیق و پیشکش:۔ پروفیسر ڈاکٹر محمود علی اعظم

میں تعلیم دی گئی ہے۔ جس طرح کمپیوٹر سائنس کی بنیاد کلمہ طیبہ پر ہے۔ اسی طرح کائنات کی اساس کلمہ طیبہ ہے۔ حاصل کلام یہ کہ جس طرح مادی دنیا میں کچھ اصول (Principles) و قوانین (Laws) کا فرما ہیں اسی طرح روحانی دنیا میں بھی ذات باری تعالیٰ کے مقرر کردہ اصول و قوانین کی حکمرانی ہے۔ جس طرح مادی دنیا میں تحقیق و جستجو پر سائنسدانوں پر کچھ راز منکشف ہو جاتے ہیں۔ اس طرح روحانی دنیا میں تحقیق و جستجو پر اولیاء اللہ جو کہ روحانی سائنسدان ہیں ان پر ذات باری تعالیٰ روحانی دنیا میں کارفرما اصول و قوانین منکشف کر دیتی ہے۔

آج کل صرف مادی ترقی کے خواہاں مادہ پرست لوگ دین اور روحانیت کے منکر ہیں۔ وہ بھول گئے ہیں کہ دین اسلام مادی ترقی و خوشحالی کا مخالف نہیں۔ دین اسلام چاہتا ہے کہ انسان اصل مقصد حیات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مادی ترقی بھی کرے اور روحانی ترقی بھی۔ طبعی علوم (Material Scinces) کی طرح روحانی سائنس (Spiritual Science) میں بھی دلچسپی لینا چاہیے۔ انسان کی آخرت کا زیادہ تر تعلق اس کی روحانی پاکیزگی اور ذات باری تعالیٰ سے تعلق پر ہے۔ اس لیے روحانی سائنس (تصوف) میں زیادہ دلچسپی کی ضرورت ہے۔ عصر حاضر کے تقاضے پورے کرنے کے لیے اور دیگر اقوام عالم کے بے جا غلبہ و تسلط سے بچنے کے لیے طبعی علوم میں بھی بھرپور دلچسپی لینے کی ضرورت ہے۔ روحانی ترقی کے بغیر صرف مادی اور سائنسی ترقی غارت گرانسیت ہے۔ جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے۔ مادی و سائنسی لحاظ سے ترقی یافتہ اقوام کمزور اقوام پر ظلم کر رہی ہیں۔ عیسائی، یہودی اور دیگر غیر مسلم اقوام مادی و سائنسی ترقی کا ناجائز فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ اگر مسلم سائنسدانوں کو ایٹم بم بنانے کا فارمولا ملتا تو وہ ہرگز ایٹم بم نہ بناتے یا اسے انسانیت کے خلاف استعمال نہ کرتے کیونکہ دین اسلام قدرتی قوتوں اور انسانی صلاحیتوں کے منفی استعمال کی اجازت نہیں دیتا۔ یہود و نصاریٰ کسی اخلاقی ضابطے کے پابند نہیں۔ اس لئے ان کی مادر پدر آزاد ترقی غارت گرانسیت ثابت ہوئی ہے۔ اسی لیے دین اسلام روحانی و اخلاقی ترقی کے بغیر مادی و دنیوی ترقی و خوشحالی کی اجازت نہیں دیتا۔ اس ضمن میں ڈاکٹر غلام جیلانی کا نقطہ نظر مین درست معلوم ہوتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

”آج مسلم اور غیر مسلم سب کے سب روحانی قوت سے خالی ہیں اور برتری کا واحد معیار مادی اسباب و وسائل کی کثرت ہے۔ جس قوم کے پاس کائناتی قوت کے ذخائر زیادہ ہوں گے وہ زیادہ طاقت ور سمجھی جائے گی۔ اگر کل دنیا میں کوئی ایسی قوم پیدا ہو جائے جو عظیم کائناتی علم اور عرش گیر عشق سے مسلح ہو تو مجھے یقین ہے کہ روس اور امریکہ خوف سے کانپ اٹھیں گے اور عالم انسانی کی قیادت اس کے حوالے ہو جائے گی۔ انگلستان صرف پانچ کروڑ نفوس کی ایک چھوٹی سی قوم ہے لیکن دو سو برس تک تمام دنیا کی لیڈر رہی۔ دوسری جنگ عظیم (1939ء..... 1945ء) کے بعد مسند قیادت امریکہ کے سپرد ہو گئی اور اب یہ امتیاز روس کو عطا ہو رہا ہے۔ پاکستان انگلستان سے آبادی میں دو گنا اور رقبہ میں چار گنا بڑا ملک ہے۔ اگر انگلستان دو صدیوں تک دنیا کی قیادت کر سکتا ہے تو کل یہ اعزاز پاکستان کو بھی مل سکتا ہے، بشرطیکہ اہل پاکستان علم و عشق کی توانائیوں سے مسلح ہو جائیں۔“

تری نگاہ میں ہے معجزات کی دنیا مری نگاہ میں ہے حادثات کی دنیا
عجب نہیں کہ بدل دے اسے نگاہ تری بلا رہی ہے تجھے ممکنات کی دنیا (313)
عزیزانِ من! ان تمام باتوں کا مقصد روحانیت کی قدر و قیمت اور ضرورت و اہمیت واضح کرنا تھا۔ یہ بھی واضح کرنا ضروری تھا کہ روحانیت بھی ایک سائنس ہے۔ یہ دیگر سائنسی علوم سے زیادہ اہم اور قدر و قیمت کی حامل ہے۔ دیگر سائنسی علوم کی طرح روحانیت میں بھی کچھ اصول و قوانین کا فرما ہیں جن کی پابندی سے انسان زیادہ بہتر طور پر اور زیادہ آسانی سے مقصد حیات حاصل کر سکتا ہے۔ نبی کریم رؤف و رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ان اصول و قوانین سے آگاہ فرمایا ہے۔ اولیاء اللہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض کی بدولت ان کی خصوصی تفہیم حاصل ہوئی ہے۔ ان اصول و قوانین میں سے ایک اہم ترین راز اسم اعظم ہے۔

جس طرح حکمانے اپنے علم، مشاہدہ اور تجربہ کی بنیاد پر مختلف جڑی بوٹیوں، پھلوں، سبزیوں اور اجناس کے خواص معلوم کئے اور مختلف مزاج کے لوگوں کے لیے ان کا استعمال تجویز کیا، اسی طرح انہوں نے حروف، اعداد، ستاروں، نجومیات، عطور کے خواص معلوم کیے اور اللہ

تعالیٰ نے ان کو جو قوت تاثیر اور خصوصیات عطا کی ہیں انہیں مد نظر رکھتے ہوئے ان کا استعمال تجویز کیا۔ کائنات کی کوئی بھی چیز از خود تاثیر کی حامل نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کوئی بھی چیز بے کار پیدا نہیں کی۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو کوئی نہ کوئی قوت اور تاثیر عطا کی ہے۔ مثلاً یورینیم اور پلوٹونیم بے جان دھاتیں ہیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان میں بے پناہ قوت رکھی ہے۔ سائنسدانوں نے مشاہداتی و تجرباتی علم کی بناء پر ان کی مخفی قوت نہ صرف دریافت کی بلکہ ان سے کام لینے کے طریقے بھی دریافت کر لیے۔ انہوں نے ایٹم بم، ہائیڈروجن بم اور نیوکلیر بم بنالیے جن کی بے پناہ قوت سے کسے انکار ہو سکتا ہے۔ ایٹم بم (اے بم) طبعیات کے قانون نیوکلیر فشن پر کام کرتے ہیں جس میں یورینیم کا ایٹم ایک سے زائد ذرات میں تقسیم ہو کر بڑے پیمانے پر توانائی کا اخراج کرتا ہے۔ اس ہتھیار کا سب سے پہلا تجربہ امریکا نے جولائی 1945ء میں نیو میکسیکو میں کیا تھا۔ تجربے کے فوری بعد امریکا نے یورینیم کو بطور ایندھن استعمال کرنے والے ایٹمی ہتھیار کے ذریعے جاپان کے شہر ہیروشیما کو تباہ کیا۔ اُس بم کی طاقت 15 کلوٹن تھی۔ اس حملے کے تین دن بعد امریکا نے جاپان کے شہر ناگاساکی کو بھی ایٹم بم سے نشانہ بنایا مگر اس دفعہ استعمال کیے گئے ایٹم بم کا ایندھن پلوٹونیم پر مشتمل تھا۔ سابقہ سپر پاور سوویت یونین نے بھی اپنے پہلے ایٹمی ہتھیار کا تجربہ اگست 1949ء میں قازقستان کے صحرا میں کیا۔ ہائیڈروجن بم (ہیج بم) یا تھر مونو کلیر بم طبعیات کے قانون فیوژن پر کام کرتا ہے جس میں دو نیوکلائی کے مل کر ایک ہونے سے توانائی کا اخراج ہوتا ہے جس سے درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ سورج میں بھی یہ عمل ہو رہا ہے جس کی وجہ سے اس سے توانائی کا اخراج ہوتا ہے۔ ہائیڈروجن بم کا پہلا تجربہ امریکا نے مارشل نامی جزائر پر یکم نومبر 1952ء میں کیا جب کہ سوویت یونین نے 30 اکتوبر 1961ء کو ہائیڈروجن بم کا تجربہ کیا۔ ابھی کسی بھی جن میں ہائیڈروجن بم استعمال نہیں کیا گیا لیکن دنیا میں اس وقت موجود ایٹمی ہتھیاروں کی اکثریت انہی ہیج بموں پر مشتمل ہے۔ ای آر ہتھیار ہیج بموں کے تھر مونو کلیر قانون پر کام کرتے ہیں لیکن انہیں ایسے ڈیزائن کیا جاتا ہے کہ ان سے توانائی کے بجائے طاقت و شعاعیں خارج ہوتی ہیں جن سے عمارتوں، پلوں اور دیگر چیزوں کو تو نقصان نہیں پہنچتا مگر تمام انسان و حیوان ان سے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس ایٹمی و نیوکلیری قوت سے بہت سے تعمیری کام بھی لیے جاتے ہیں۔ کوئی اندازہ کر سکتا ہے کہ جس خالق و مالک نے ان بے جان دھاتوں میں بے پناہ قوت رکھی ہے اس نے ان حروف میں کس قدر قوت رکھی ہے جن سے اس نے اپنا کلام ہم تک پہنچایا اور جن سے دنیا کی ہر بولی اور بیان نے وجود پایا۔ اعداد و حروف کی مخفی قوتوں سے آگاہ ہونے کے لیے روحانی سائنس کا علم حاصل کرنا اور روحانی دنیا میں کارفرما اصول و قوانین سے آگاہ ہونا ضروری ہے۔ بغیر علم، مشاہدہ اور تجربہ کے روحانی سائنس کے علم اور حروف و اعداد کی خدا داد قوت و تاثیر کا انکار، نادانی اور کم فہمی کے اظہار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔

حروف ابجد کے جدول سے استخراج اسم اعظم

امام جعفر صادق علیہ السلام نے روحانی سائنس کے ایک اہم علم، علم جفر کے ذریعے ہر انسان کا ذاتی اسم اعظم معلوم کرنے کا طریقہ تعلیم فرمایا ہے۔ جس طرح ہر ایٹم کا ایک مخصوص نمبر ہے اور ہر سیل میں کروموسومز کی مخصوص تعداد ہوتی ہے اسی طرح علم جفر میں ہر حرف کی ایک قیمت مقرر ہے۔ علم کیمیا میں دوری جدول (Periodic Table) کی طرح علم جفر میں ماہرین علوم روحانی نے حروف ابجد کا جدول ترتیب دیا ہے۔ اس جدول کی مدد سے ہر شخص کا ذاتی اسم اعظم معلوم کیا جاسکتا ہے۔

ا	ب	ج	د	ه	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن
1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	20	30	40	50
س	ع	ف	ص	ق	ر	ش	ت	ث	خ	ذ	ض	ظ	غ
60	70	80	90	100	200	300	400	500	600	700	800	900	1000

اپنی ذات کے لیے اسم استخراج کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے نام کے اعداد نکال کر اتنے ہی اعداد کا اسم باری تعالیٰ تلاش کریں۔ اگر ایک اسم نہ ملے تو دو اسمائے باری تعالیٰ ملا کر اپنا اسم اعظم بنالیں۔ مثلاً اگر کسی کے نام کے اعداد 500 ہیں تو اس کے لیے اسم اعظم {یَٰسَمِیُّ} ہوگا ایک قول کے مطابق اعداد دو گنا کر کے یعنی 1000 بار ورد میں رکھیں تو اس اسم کی تلاوت اسم اعظم کا کام دے گی۔
’نور محمد‘ کے اعداد یہ ہیں:

ن	و	ر	م	ح	م	د	میزان
50	6	200	40	8	40	4	348

اللہ تعالیٰ کا کوئی اسم (نام) ایسا موجود نہیں جس کے اعداد کی میزان 348 ہو۔ اس لیے دو اسماء، بَصِیْرُ (302) اور وَیُّ (46) کو جمع کرنا پڑے گا۔ ان دونوں ناموں کا میزان (348) ہو جائے گا۔
محمود علی انجم کے اعداد یہ ہیں:

م	ح	م	و	د	ع	ل	ی	ا	ن	ج	م	میزان
40	8	40	6	4	70	30	10	1	50	3	40	302

اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام بَصِیْرُ کے اعداد 302 ہیں۔ اس لحاظ سے محمود علی انجم کو چاہیے کہ ہر نماز کے بعد یا نماز فجر و نماز عشاء کے بعد یَا بَصِیْرُ یا اللہ کا چھ سو چار بار (302 x 2 = 604) ورد کرے۔ اپنے ذاتی اسم اعظم کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے اسم ذات (اسم اعظم) کو ملا کر دو گنی تعداد میں پڑھا جائے تو جلد اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

کوشش کر کے اپنے نام کے اعداد کے مطابق وہ اسم یا اسماء منتخب کریں جو اسی عنصر یا موافق عنصر کے ہوں جو آپ کے نام کے پہلے حرف کے مطابق ہے۔ اس سے ذکر کی تاثیر بڑھ جاتی ہے۔ نام کے موافق حرف یا حروف سے شروع ہونے والے اسمائے باری تعالیٰ منتخب کرنے کے لیے درج ذیل جدول سے مدد لیں۔

نمبر شمار	برج	ستارہ	وقفہ قیام شمس	متعلقہ حروف	مزاج	کیفیت
1	حمل	مرخ	21 مارچ سے 20 اپریل تک	ا۔ ل۔ ع	آتش	گرم خشک
2	ثور	زہرہ	21 اپریل سے 21 مئی تک	ب۔ و	خاکی	سرد خشک
3	جوزا	عطارد	22 مئی سے 22 جون تک	ق۔ ک	بادی	سرد

4	سرطان	قمر	23 جون سے 23 جولائی تک	ح۔ہ	آبی	سردتر
5	اسد	شمس	24 جولائی سے 23 اگست تک	م	آتش	گرم خشک
6	سنبلہ	عطارد	24 اگست سے 23 ستمبر تک	پ۔غ	خاک	سرد خشک
7	میزان	زہرہ	24 ستمبر سے 23 اکتوبر تک	ا۔ت۔ٹ۔ر۔ط	بادی	سرد
8	عقرب	مرخ	24 اکتوبر سے 22 نومبر تک	ن۔ی	آبی	سردتر
9	قوس	مشتری	23 نومبر سے 20 دسمبر تک	ف	آتش	گرم خشک
10	جدی	زحل	21 دسمبر سے 19 جنوری تک	ج۔خ۔ذ۔ز۔ظ	خاک	سرد خشک
11	دلو	زحل	20 جنوری سے 18 فروری تک	ث۔س۔ش۔ص	بادی	سرد
12	حوت	مشتری	19 فروری سے 20 مارچ تک	د۔ج	آبی	سردتر

آتش و باد اور آب و خاک میں دوستی (موافقت) ہے۔ آتش و آب میں اور باد و خاک میں دشمنی (عدم موافقت) ہے۔ آتش و خاک میں اور باد و آب میں نہ دوستی (موافقت) ہوتی ہے نہ دشمنی (عدم موافقت)۔ (314)

مثال:- محمود علی انجم کے نام کا پہلا حرف ’م‘ ہے۔ نام کے لحاظ سے برج اسد اور ستارہ شمس ہے۔ حرف ’م‘ آتش مزاج رکھتا ہے۔ محمود علی انجم کی تاریخ پیدائش 29 نومبر 1963ء ہے۔ تاریخ پیدائش کے مطابق اس کا برج قوس اور ستارہ مشتری ہے۔ اس برج اور ستارے سے متعلقہ حرف ’ف‘ بھی آتش مزاج رکھتا ہے۔ نام اور تاریخ پیدائش ایک ہی عنصر (آتش) سے تعلق رکھتے ہیں اور باہم موافق ہیں۔ علم جفر کی رو سے محمود علی انجم کے نام کی عددی قیمت 302 ہے۔ اسم باری تعالیٰ بصیرؑ کی عددی قیمت بھی 302 ہے۔ یہ اسم حرف ’ب‘ سے شروع ہوتا ہے اور اس کا مزاج خاکی ہے۔ آتش و خاک میں نہ موافقت ہوتی ہے اور نہ عدم موافقت۔ اس لیے اس اسم کے ورد سے بفضل تعالیٰ اثرات جلد مرتب ہوں گے۔ محمود علی انجم آتش یا بادی مزاج کے حروف سے شروع ہونے والے کوئی سے دو یا دو سے زیادہ ایسے اسماء الحسنیٰ کا ورد بھی کر سکتا ہے جس کی عددی قیمت 302 ہو۔

”علم ابجد“ کی رو سے کسی نام کا اسم اعظم معلوم کرنے کے لیے بہت زیادہ احتیاط کرنا پڑتی ہے۔ وقت بھی کافی لگتا ہے اور پھر کسی نام کے اعداد کے مطابق کسی ایک اسم یا ایک سے زیادہ اسماء باری تعالیٰ معلوم کرنا بہت احتیاط طلب کام ہے۔ اردو و فارسی زبانوں میں کچھ ایسے حروف بھی شامل ہیں جو کہ عربی زبان میں موجود نہیں۔ اسی طرح تینوں زبانوں میں بعض حروف کا تلفظ بھی مختلف ہے اور ان کی ملفوظی قیمت معلوم کرتے وقت ان کے تلفظ کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ یہ سب امور پیش نظر رکھتے ہوئے راقم الحروف (ڈاکٹر محمود علی انجم) نے ایک کمپیوٹر پروگرام ڈیزائن کیا اور زرخیر خرچ کر کے بنوایا ہے۔ یہ پروگرام ”علم جفر کا کیلکولیٹر“ (Abjad & Ism-e-Azam Calculator) ہے۔ جس میں چار زبانوں (عربی، اردو، فارسی اور انگریزی) میں نام کا اسم اعظم، اس کی ملفوظی قیمت، نام کے پہلے حرف اور دیگر تمام حروف کا مزاج معلوم کرنے کی سہولت دی گئی ہے۔

یہ کیلکولیٹر بناتے وقت عربی، اردو، فارسی زبانوں کے حروف، ان کے تلفظ اور استعمال میں پائے جانے والے درج ذیل امور اور اصول پیش نظر رکھے گئے اور ان اصولوں کی پابندی کی گئی ہے:

1۔ یہ 10 حروف عربی کے 28 بنیادی حروف میں شامل نہیں، مگر فارسی اور/یا اردو میں استعمال ہوتے ہیں:

اردو و فارسی حروف:- پ (پے)، چ (چے)، ژ (ژے)، گ (گاف)

اردو حروف:- ٹ (ٹے)، ڈ (ڈال)، ژ (ژے)، ن (نون غنہ)، ہ (ہے)، ع (بڑی یے)

اردو و فارسی کے ان حروف کی قیمتیں، علم ابجد کی بنیادی تقویم میں شامل حروف کے مطابق اس طرح مقرر کی گئی ہیں:

ی	ھ	ں	ک	ز	ر	د	ج	ت	ب	
ے	ہ	ن	گ	ژ	ڑ	ڈ	چ	ٹ	پ	
10	5	50	20	7	200	4	3	400	2	
یے	ہے	نون	کاف	زے	رے	دال	جیم	تے	بے	
یے	ہے	نون	گاف	ژے	ڑے	ڈال	چے	ٹے	پے	

2- ابجد میں ہمزہ (ء) اور تائے مربوط (ة) کا استعمال:-

علم ابجد میں دونوں کا حکم عموماً یہ ہے:

حرف	ابجدی حکم	قیمت
ء (ہمزہ)	مستقل ابجدی حرف نہیں؛ عموماً الف کے قائم مقام شمار ہوتا ہے۔	1
ة (تائے مربوط)	کتابتی شکل کی بنیاد پر عموماً ہاء شمار ہوتی ہے۔	5

ہمزہ کی وضاحت:- ہمزہ اگر مستقل لکھا ہو، جیسے ء، یا الف پر ہو، جیسے ا، إ، تو اکثر اہل حساب اسے الف = ا شمار کرتے ہیں۔ بعض مخصوص طریقوں میں ہمزہ کو الگ شمار نہیں کیا جاتا، جیسے: واو پر ہمزہ: و، یائے بے نقط یا نمبرہ پر ہمزہ: ی، الف ممدودہ (آ)، ہائے مختلف پر ہمزہ (ة)، بڑی یے کے ساتھ ہمزہ (ئے)۔ آپ کو پیش کی گئی عربی، اردو اور فارسی ابجد میں صرف مستقل ہمزہ اور الف پر ہمزہ کی قیمت 1 شمار کی گئی ہے۔ اس کے علاوہ کسی حرف (ہ، و، ی) پر ہمزہ آئے تو اسے شمار نہیں کیا گیا۔ مثلاً ر و ف = 200 + 6 + 6 + 80 = 292 میں 'و' پر ہمزہ شمار نہیں کیا گیا۔

تائے مربوط کی وضاحت:- تائے مربوط (ة) اگر لفظ کے درمیان میں آئے، جیسے لفظ 'رحمة اللعالمین' ہے تو اس کی قیمت حرف 'ت' کے برابر 400 اور اس کی ملفوظی قیمت (تاء) 402 شمار ہوگی۔ وقف کی حالت میں 'ة'، ہاء کی طرح پڑھی اور ہاء ہی کی گول شکل میں لکھی جاتی ہے، اس لیے عام حساب کُمل میں اسے 'ہ' اور اس کی قیمت 5 شمار کی جاتی ہے۔ مثلاً:- لفظ 'رحمة' اگر آخری لفظ کے طور پر آئے تو ابجد میں ر + ح + م + ت شمار کیا جائے گا اور اس کی قیمت 253 = 5 + 40 + 8 + 200 ہوگی۔

3- عربی میں 'ز' کو 'زای' یا 'زائ' پڑھا جاتا ہے۔ جدول میں 'ز' کا تلفظ 'زائ' شمار کیا گیا ہے اور اس کی عددی قیمت دی گئی ہے۔

4- عربی، اردو اور فارسی میں 'ء' کی قیمت حرف 'ا' کے برابر یعنی 1 شمار کی گئی ہے۔ اس لیے عربی زبان کے حروف باء، تاء، ثاء، حاء، خاء، راء، زاء، طاء، ظاء، ہاء اور یاء کے ساتھ ایک اضافی 'ا' اور اس کی قیمت 1 شمار ہوگی۔

5- اردو میں 'ن' اور 'ں' کو برابر شمار کیا گیا ہے۔ اس لیے ان کی ابجدی اور ملفوظی قیمتیں 'ن' والی دی گئی ہیں۔

6- اردو، فارسی زبانوں میں 'ہ' اور 'ھ' مترادف شمار ہوتے ہیں۔ ان کی ابجدی قیمت 5 ہے۔ ان کا تلفظ 'ہ' یا 'ھ' ہے اور ملفوظی قیمت (15) ہے۔

7- عربی میں ھ کا تلفظ 'ھاء' ہے اور اس کی ملفوظی قیمت ھ (5) + ا (1) + ء (1) = (7) شمار ہوتی ہے۔

8- اردو میں حرف 'ں' کی عددی قیمت اور ملفوظی قیمت 'ن' کے برابر 50 اور 106 کی شمار کی گئی ہے۔

8- حروف کے مزاج، کاش البرہنی کی کتاب، رموز الجفر کے مطابق دیے گئے ہیں۔

ن	م	ل	ک	ی	ط	ح	ز	و	ہ	د	ج	ب	ا	
50	40	30	20	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	
بادی	آتش	خاک	آبی	بادی	آتش	خاک	آبی	بادی	آتش	خاک	آبی	بادی	آتش	
غ	ظ	ض	ذ	خ	ث	ت	ش	ر	ق	ص	ف	ع	س	

1000	900	800	700	600	500	400	300	200	100	90	80	70	60	
خاکی	آبی	بادی	آتش	خاکی	آبی	بادی	آتش	خاکی	آبی	بادی	آتش	خاکی	آبی	

8۔ قارئین کی سہولت کے لیے مزاج حروف کا جدول مع حرکات درج ذیل ہے:

آتش حروف	اُ	ھ	طُ	مُ	فُ	شُ	ذُ
بادی حروف	بَ	وَ	یَ	نَ	صَ	تَ	ضَ
آبی حروف	جِ	زِ	کِ	سِ	قِ	ثِ	ظِ
خاکی حروف	دِ	حِ	لِ	عِ	رِ	خِ	غِ

9۔ اردو و فارسی کے ان حروف کی قیمتیں، علم ابجد کی بنیادی تقویم میں شامل حروف کے مطابق اس طرح مقرر کی گئی ہیں۔ ان حروف کے مزاج بھی ان کے مترادف حروف کے مطابق شمار ہوں گے۔

بادی	بادی	آبی	خاکی	خاکی	آبی	آبی	بادی	آتش	بادی
ب	ت	ج	د	ر	ز	ک	ن	ھ	ی
بے	تے	جیم	دال	رے	زے	کاف	نون	ہے	یے
پ	ٹ	چ	ڈ	ڑ	ژ	گ	ں	ہ	ے
پے	ٹے	چے	ڈال	ڑے	ژے	گاف	نون غنہ	ہے	یے
2	400	3	4	200	7	20	50	5	10

10۔ اصل جدول عربی زبان کے حروف پر مشتمل ہے۔ ہم نے اردو و فارسی زبانوں سے متعلق حروف کے تقابل سے ان کے جدول اور ان زبانوں کے حروف کی قیمتیں مقرر کر لیں۔ عربی، اردو اور فارسی زبانوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے، اس لیے یہ کام ممکن ہوا۔ انگریزی اور دیگر زبانوں کے لیے اس طرح کے جدول اخذ نہیں ہو سکتے۔ میرے خیال میں کسی بھی زبان کے نام کو صحیح تلفظ کے ساتھ عربی میں لکھ کر اس کی ابجد قمری (ابجد عربی) کے مطابق عددی قیمت اور ملفوظی قیمت معلوم کی جاسکتی ہے اور پھر اس کے مطابق اسمائے باری تعالیٰ معلوم کر کے ان کا ورد کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً لفظ David کو عربی میں دیود یا اردو میں ڈیوڈ لکھ کر اس کی قیمت معلوم کی جاسکتی ہے۔ میرے خیال میں یہ طریقہ تحقیقی حسابی نظام کے طور پر قابل قبول اور انگریزی A-Z کو من مانے اعداد دینے سے کہیں زیادہ مضبوط ہے، بشرطیکہ: درست تلفظ معلوم کرنے کے لیے کچھ اصول اور ضابطے مقرر کیے جائیں اور ان کے مطابق نام لکھا جائے اور اس کی ابجدی اور ملفوظی قیمت معلوم کی جائے۔

تمام ناموں کی قیمت معلوم کرتے وقت مقررہ اصولوں اور ضابطوں کی پابندی کی جائے۔ اسم کا انتخاب حاجت اور معنی کے مطابق بھی ہو سکتا ہے، مثلاً: رزق کے لیے: یا رَزَّاق، مغفرت کے لیے: یا غَفُور، یا غَفَّار، رحمت کے لیے: یا رَحْمٰن، یا رَحِیم، حفاظت کے لیے: یا حَفِیظ، ہدایت کے لیے: یا بَادِی پڑھا جائے۔ صوفیاء نے اپنے علم، مشاہدے اور تجربے کی بنا پر اپنی نام کی عددی اور ملفوظی قیمت کے مطابق اس تعداد کے مطابق منتخبہ کوئی ایک اسم یا زیادہ اسمائے باری تعالیٰ کا ورد کرنے کرنے کو زیادہ مؤثر قرار دیا ہے۔ ورد کرتے وقت دل و دماغ اسم الہی کے مطلب اور اس کے جملہ فوائد کی طرف مرکوز ہونے چاہئیں اور نہایت عقیدت، محبت اور توجہ سے ذکر کرنا چاہیے۔

11۔ درج ذیل جدول میں اسمائے باری تعالیٰ میں سے ہر ایک (مثلاً، اسم باری تعالیٰ ”رحمن“ کے حروف ”ر، ح، م، ن“ کی، اسم باری تعالیٰ ”رحیم“ کے حروف ”ر، ح، ی، م“، و دیگر اسمائے باری تعالیٰ) کے حروف کی ابجدی اور ملفوظی قیمت دی گئی ہے۔

عربی، فارسی، اردو حروفِ تہجی اور ان کی ملفوظی صورتیں

شمار	عربی	اردو	فارسی	عربی	اردو	فارسی
1	ا	ا	ا	الف	الف	الف
2	ب	ب	ب	باء	بے	بے
3	ت	ت	ت	تاء	تے	تے
4	ث	ث	ث	ثاء	ثے	ثے
5	ج	ج	ج	جیم	جیم	جیم
6	ح	ح	ح	حاء	حے	حے
7	خ	خ	خ	خاء	خے	خے
8	د	د	د	دال	دال	دال
9	ذ	ذ	ذ	ذال	ذال	ذال
10	ر	ر	ر	راء	رے	رے
11	ز	ز	ز	زای/زا	زے	زے
12	س	س	س	سین	سین	سین
13	ش	ش	ش	شین	شین	شین
14	ص	ص	ص	صاد	صاد	صاد
15	ض	ض	ض	ضاد	ضاد	ضاد
16	ط	ط	ط	طاء	طوئے	طا
17	ظ	ظ	ظ	ظاء	ظوئے	ظا
18	ع	ع	ع	عین	عین	عین
19	غ	غ	غ	غین	غین	غین
20	ف	ف	ف	فاء	فے	فے
21	ق	ق	ق	قاف	قاف	قاف

شمار	عربی	اردو	فارسی	عربی	اردو	فارسی
22	ک	ک	ک	کاف	کاف	کاف
		گ	گ	گاف	گاف	گاف
23	ل	ل	ل	لام	لام	لام
24	م	م	م	میم	میم	میم
25	ن	ن	ن	نون	نون	نون
		ں		نون غنہ		
26	و	و	و	واو	واو	واو
27	ہ	ہ	ہ/ھ	ہاء	ہے	ہے
	ء			ہمزہ		
28	ی	ی	ی	یاء	چھوٹی یے	یے
29		ے			بڑی یے	

علم جفر اور ابجد کیلکولیٹر

(<https://elwelfare.online/abjad/>)

اپنے نام کے اعداد ابجد (مکتوبی)، اعداد ملفوظی، اور ان کے مطابق اسم اعظم (اسمائے حسنیٰ) معلوم کرنے کے لیے ان پٹ فیلڈ (Input Field) میں اپنی مادری زبان اور علاقے کے مطابق عربی، فارسی یا اردو حروف میں ٹائپ کریں۔ اس مقصد کے لیے تینوں زبانوں کے دیے گئے Tabs میں سے ایک Tab منتخب کریں اور نام ٹائپ کریں۔ نام ٹائپ کرتے ہی سسٹم خود کار طور پر بیک وقت دو اقسام کے اعداد (ابجد قمری اور ملفوظی) کا حساب لگائے گا۔ نام کے ایک ایک حرف کو الگ کر کے اس کے سامنے اس کے تفصیلی اعداد جدول (Table) کی صورت میں دکھائے جائیں گے۔ نام کے حاصل کردہ مجموعی عدد کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کے صفاتی نام (اسمائے حسنیٰ) تجویز کیے جائیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو دیے گئے لنک سے اپنے نام سے متعلق تمام اعداد و شمار پی ڈی ایف فائل کی صورت میں ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ مزید رہنمائی کے لیے وٹس ایپ نمبر 0303-6662557 پر میسج کریں۔ مشورہ فیس لاگو ہوگی۔